104805 ـ ماں كے خاوند اور گود ميں پرورش كرنے والى بچى كے حقوق

سوال

لڑكى پر ماں كے خاوند كے حقوق كيا ہيں، اور آدمى پر اس كى پرورش ميں بيوى كى بيٹى كے حقوق اور واجبات كيا ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ربيبة يعنى گود ميں پرورش كرنے والى بچى وہ ہوتى ہے جو بيوى كى پہلے خاوند سے پيدا ہوئى ہو، اور اگر خاوند نے بيوى سے دخول كر ليا ہو تو اس كى يہ بچى اس پر محرمات ابديہ ميں شامل ہوتى ہے، اس كا معنى يہ ہوا كہ وہ اس كى محرم عورتوں ميں شامل ہو جائيگى.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" جب كسى شخص نے عورت سے نكاح كر ليا اور اس كى رخصتى ہو گئى اور بيوى سے جماع و دخول كر ليا تو خاوند كے ليے بيوى كى بيٹى يا بيٹى كى اولاد اس پر ابدى حرام ہو جاتى ہے چاہے وہ پہلے خاوند سے ہو يا اس كے بعد والے خاوند سے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

حرام كى گئيں تم پر تمہارى مائيں اور تمہارى خالائيں اور بھائى كى لڑكياں اور بہن كى لڑكياں اور تمہارى وہ مائيں جنہوں نے تمہيں دودھ پلايا ہو، اور تمہارى دودھ شريك بہنيں اور تمہارى ساس اور تمہارى پرورش كردہ لڑكياں جو تمہارى گود ميں ہيں، تمہارى ان عورتوں سے جن سے تم دخول كر چكے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہيں كيا تو تم پر كوئى گناہ نہيں النساء (23).

يہاں ربيبة سے مراد بيوى كى بيٹى ہے اور جس عورت سے اس نے دخول كر ليا ہے اس كى بيٹيوں كے ليے وہ محرم شمار ہو گا اور ان كے ليے اس سے پردہ نہ كرنا جائز ہے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (17 / 367).

اس مسئلہ كا بيان سوال نمبر (20750) اور (33711) كے جوابات ميں گزر چكا ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

ربیبہ یعنی گود میں پرورش پانے والی بچی اور اس کی ماں کے خاوند کے متعلق بعض حقوق یہ ہیں:

ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی اور احترام اور اچھا سلوک کرنا چاہیے، سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک اور بہتر معاملہ سے پیش آئیں، تو پھر سسرالی رشتہ داروں ساتھ جو محرم بھی ہوں ان حقوق کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے، بلاشك و شبہ ان کا باقی عام مسلمانوں سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور انہیں زیادہ عزت دینی چاہیے.

لیکن یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفقہ اور اطاعت و ایک دوسرے کی خدمت کرنا واجب نہیں، لہذا گود میں پرورش کرنے والی بچی اپنی کی طرح امور میں شرعی وجوب کا حکم نہیں لےگی، لیکن اگر خاوند احسان کرتے ہوئے اور حسن سلوک سے کام لیتے ہوئے بیوی کی بچی پر خرچ کرتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں وہ بچی بھی اس کے ساتھ احسان کا سلوک کرتی ہے اور گھر کی خدمت بجا لاتی ہے اور خیال رکھتی ہے تو یہ افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ دلوں کو ملانا اور آپس میں الفت و محبت پیدا کرنا ایک شرعی مقصد ہے اور شریعت اس کا بہت زیادہ خیال کرتی ہے.

خاوند کو معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوک میں یہ شامل ہے کہ وہ اس کی بچی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اور بچی کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں یہ شامل ہے کہ وہ والدہ کے خاوند کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اس کا احترام کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر کسی کی عیالداری میں بیٹیوں کے علاوہ بہنیں اور پھوپھیاں اور خالہ وغیرہ دوسری محرم عورتیں بھی شامل ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور انہیں کھانا اور پینا اور لباس وغیرہ مہیا کریں، تو انہیں بھی وہی اجروثواب حاصل ہو گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بیٹیوں کی پرورش کرنے کا بیان کیا ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کا فضل بہت وسیع ہے اور اسی طرح اگر کوئی ایک یا دو بیٹیوں کی پرورش کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے تو امید ہے اسے بھی عظیم اجروثواب حاصل ہو گا، جیسا کہ اس پر فقیر و مسکین اور رشتہ دار وغیرہ پر احسان و حسن سلوک کرنے والی عمومی آیات اور احادیث دلالت کرتی ہیں.

اگر بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت یہ ہے تو والدین یا آباء و اجداد کے ساتھ حسن سلوک کرنا تو اور بھی زیادہ اجروثواب کا باعث ہو گا؛ کیونکہ والدین کا حق بہت عظیم ہے، اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض ہے، اس میں کوئی فرق نہیں کہ حسن سلوک کرنے والا باپ ہو یا ماں کیونکہ حکم عمل پر مبنی ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (25 / 365).

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ايك مسلمان گھرانے ميں خاندانى معاشرتى روابط كس طرح ہو سكتے ہيں ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے ايسے امور كى محافظت كا حكم ديا ہے جس سے خاندان اور معاشرے كے افراد كے درميان روابط مضبوط ہوں، اسى ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے رشتہ داروں كے ساتھ صلہ رحمى كرنے اور ان كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آنے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

اور اس اللہ سے ڈرو جس كے نام پر ايك دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھى اجتناب كرو، يقينا اللہ تعالى تم پر نگہبان ہے النساء (1).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور تم اللہ كى عبادت كرو اور اس كے ساتھ كسى اور كو شريك مت كرو، اور والدين اور رشتہ داروں كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ .

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

كہہ ديجئے كہ آؤ ميں تم پر وہ تلاوت كروں جو تم پر تمہارے پروردگار نے حرام كيا ہے، يہ كہ تم اس كے ساتھ كسى كو شريك مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ، اور فقر كے ڈر سے اپنى اولاد كو قتل مت كرو، انہيں بھى اور تمہيں بھى ہم روزى ديتے ہيں .

اور ايك مقام پر فرمان بارى تعالى ہے:

اور تيرے رب كا حكم ہے كہ تم اس كے علاوہ كسى اور كى عبادت مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ .

اس موضوع كے متعلق قرآن مجيد ميں بہت سارى آيات ہيں.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا "

صحیح بخاری اور مسلم.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی روزی میں اضافہ ہو اور اس کا ذکر باقی رہے تو وہ صلہ رحمی کرے "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے تم پر والدہ کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے ..... " الحدیث

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جو صلہ رحمی کی ترغیب دلاتی ہیں، اور اسلامی آداب اختیار کرنے اور مکارم اخلاق اور حسن معاشرت کی حفاظت کرنے کا حکم دیتی ہیں.

تو اس طرح خاندان کے افراد کے مابین ترابط مضبوط ہوتے ہیں اور سب مسلمان آپس میں اجتماعیت اختیار کر جاتے ہیں نہ کہ اسلامی آداب کو ترك کر کے اور مکارم اخلاق سے باہر نکل کر " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (25/ 296).

واللہ اعلم .